روزینہ کلثوم*

مصطفیٰ زیدی کی مستعملہ بحور کا تجزیاتی مطالعہ

Abstract: This article is an effort to comprehend the Prosodic system used by the renowned poet: Mustafa Zaidi. He used meters with excellence and his poetry contained extraordinary poetic qualities which made him distinguished in the recent history of Urdu literature. He used Urdu meters with ease and great mastery and utilize most of the meters available in Urdu poetry. This study will help to understand the system of Aruz available in Urdu language and will guide the researchers on this subject.

Keywords: Prosody, Meter, Weight, Lyrics, Form, Aruz, Tempo, Melody, Rhythms, Patterns, Aahang, Poems, Gazals, Rebait.

کلیدی الفاظ: غزل، وزن، بحر، تال، آہنگ، نظمیں، غزلیں، آہنگ، مصطفیٰ زیدی، علمِ عروض۔

مصطفیٰ زیدی اُردو کے ایک پختہ کار، بالغ النظر اور فنی مہارتوں کے حامل شاعر تھے۔ ان کو علمِ عروض پر کمال دسترس حاصل تھی۔ ان کی فکری و فنی عظمت کا اعتراف بہت سے ناقدین نے کیا۔ مصطفیٰ زیدی ایک پُر کار شاعر تھے۔ انھوں نے اپنے چالیس سالہ مختصر دورِ حیات میں مجموعی طور پر چار سو اٹھہتر (۴۷۸) نظمیں، غزلیں، رباعیات یا قطعات لکھے۔ انھوں نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی، جن میں منظومات، غزلیات، رباعیات، دوہے، قطعات، مثنوی، نوحہ، ہجو اور قصیدہ وغیرہ شامل ہیں۔ شعری ہیئتوں کے اعتبار سے اُنھوں نے زیادہ تر کلاسیکی روایت کو اپنایا تاہم آزاد نظمیں بھی لکھیں۔ مصطفیٰ زیدی کی آزاد نظموں میں ایک خاص قسم کی غنائیت، موسیقیت، آہنگ اور ربط ملتا ہے جس کے باعث وہ بھی پابند نظموں کے قریب دکھائی دیتی ہیں۔ اُنھوں نے متنوع بحور و اوزان کا استعمال کیا۔ حرف و صوت کا آہنگ، روانی و شگفتگی، تغزل و غنائی لہجہ، ردیف و قافیہ کا مناسب استعمال اور اوزان کا

---

*پی ایچ ڈی اسکالر، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

خلاّقانہ استعمال ان کی شاعری کو ایک نمایاں مقام عطا کرتا ہے۔ مصطفیٰ زیدی بنیادی طور پر نظم گو شاعر ہیں لیکن انھوں نے غزلیں بھی کثیر تعداد میں لکھیں۔ وہ اپنی نظم گوئی کے حوالے سے خود اظہارِ خیال کرتے ہیں:

"اصنافِ شعر میں میری طبیعت نظم پر مائل ہے اسی لیے میرے دونوں مجموعوں "قبائے ساز" اور "شہر آذر" میں نظمیں زیادہ ہیں اور غزلیں کم لیکن غزل کی نیم نگاہی کا نہ صرف قائل بلکہ گھائل ہوں۔"(۱)

مصطفیٰ زیدی کی نظموں میں بھی غزلوں جیسا تغزل اور غنائیت ہے۔ انھوں نے اکثر نظموں میں قافیہ اور ردیف کا التزام کیا جس سے مسلسل غزلوں کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ فرمان فتح پوری ان کی نظموں کی فنی خوبصورتی کو یوں بیان کرتے ہیں:

"زیدی کی نظموں میں قافیہ ردیف کا وہی حسن ملتا ہے جو غزل کے لیے مختص ہے۔ استعاراتی و کنایاتی طرزِ ادا یکسر غزل سے متعلق ہے لیکن عنوان اور مسلسل مضمون ہونے کے باعث نظم ہی کا نام دیا جائے گا۔"(۲)

کلیاتِ مصطفیٰ زیدی میں ان کے سات (۷) شعری مجموعے "زنجیریں"، "روشنی"، "شہر آذر"، "موج مری صدف صدف"، "گریباں"، "قبائے ساز" اور "کوہِ ندا" شامل ہیں۔ "کوہِ ندا" ان کی وفات کے بعد شائع ہوا لیکن اس کا پیش لفظ وہ اپنی زندگی میں لکھ چکے تھے۔ کلیات میں ان کا دیگر کلام جو ان کے سات مجموعوں میں شامل نہ ہو سکا بھی شامل ہے۔ جس قدر ان کا کلیات ضخیم ہے اسی قدر ان کی مستعملہ بحور میں تنوع پایا جاتا ہے۔ انھوں نے بہت مترنم اوزان کا استعمال کیا ہے، جس سے ان کے کلام میں بے پناہ موسیقیت پیدا ہو گئی ہے۔ انھوں نے سالم بحروں کے استعمال سے زیادہ مزاحف بحور کا انتخاب کیا ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر راحیلہ کوثر لکھتی ہیں:

"مصطفیٰ زیدی نے سالم بحریں بہت کم استعمال کی ہیں اور زیادہ تر زحافات کے ساتھ بحروں کا استعمال کیا ہے..... مزاج کے تنوع نے انھیں سالم بحروں سے زیادہ ہم آہنگ نہ ہونے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا زیادہ کلام بحور کے تجربے کی طرف مائل ہے"۔(۳)

یہ بات بالکل درست ہے کہ مصطفیٰ زیدی بحروں کے استعمال میں تجربے کی طرف مائل تھے، ان تجربات میں پہلی مثال یہ ہے کہ انھوں نے ایک نظم "فرار، شکست، انتقام وغیرہ وغیرہ" میں چھ مختلف بحروں کے آٹھ اوزان کا استعمال کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے نظم کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے، ہر حصہ ایک الگ بحر میں ہے۔ اس نظم میں بحر مضارع، بحر مجتث، بحر ہزج، بحر رمل، بحر متقارب اور بحر ہندی کے اوزان استعمال میں

لائے گئے ہیں- یہ نظم بحروں کی رنگینی سے ایک منفرد اور لطیف احساس سے دوچار کرتی ہے- اس کے علاوہ ایک نظم "دُوری" میں بحرِ ہزج کے ارکان کو استعمال کرتے ہوئے کامیاب عروضی تجربہ کیا ہے- یہ نظم ارکان کے اعتبار سے مسدس کی ہیئت میں ہے- ہر مصرعے کے پہلے دو ارکان بالترتیب اشتر (فاعِلُن) اور مقبوض (مُفاعِلُن) ہیں اور تیسرا رکن کبھی مقبوض (مُفاعِلُن) لایا گیا ہے تو کبھی مجبوب (فَعَل)- اس طرح اس نظم میں استعمال ہونے والی بحر کو بحرِ ہزج مسدس اشتر مقبوض مقبوض / مجبوب کا نام دیا جا سکتا ہے اور اس کے ارکان کی صورت کچھ یوں ہو گی:

فاعِلُن مُفاعِلُن مُفاعِلُن / فَعَل

فاعِلُن مُفاعِلُن مُفاعِلُن /فَعَل

مصطفیٰ زیدی نے یہ ایک اچھوتا تجربہ کیا ہے جس سے ان کی عروضی مہارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے- مصطفیٰ زیدی سے قبل اس قسم کا تجربہ قومی ترانے کے علاوہ کہیں نہیں ملتا- اس نظم کا پہلا شعر ملاحظہ ہو:

اے بہار تجھ کو اس کی کیا خبر

اے نگار تجھ کو اس کا کیا پتا

اس شعر کے پہلے مصرعے میں اشتر (فاعِلُن) مقبوض (مُفاعِلُن) اور مقبوض (مُفاعِلُن) ارکان استعمال ہوئے ہیں جبکہ دوسرے مصرے میں اشتر (فاعِلُن) مقبوض (مُفاعِلُن) اور مجبوب (فَعَل) ارکان استعمال میں لائے گئے ہیں۔

اردو میں بہت کم شعرا ایسے ہیں جنھوں نے ۳۰ سے زائد اوزان استعمال کیے ہیں- یہ بات مصطفیٰ زیدی کے علمِ عروض پر کامل دسترس کو ظاہر کرتی ہے کہ انھوں نے ۱۰ مختلف بحروں کے پینتالیس (۴۵) اوزان استعمال کیے ہیں- سجاد باقر رضوی اپنے مضمون "قطرے سے گہر ہونے تک" میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"مصطفیٰ زیدی نے کم و بیش تیس مختلف بحروں میں شعر کہے ہیں"

مصطفیٰ زیدی کے استعمال میں آنے والی بحروں کے حوالے سے ڈاکٹر راحیلہ کوثر کچھ یوں لکھتی ہیں:

''بحروں کے استعمال میں انھوں نے اپنے مزاج کے مختلف رنگ دکھائے ہیں اور کم و بیش ۴۱ بحروں میں طبع آزمائی کی ہے۔''

کلیاتِ مصطفیٰ زیدی کا جائزہ لینے سے مندرجہ ذیل قواعد و شمار سامنے آتے ہیں- وزن کے ارکان کے آگے قوسین میں ان کے استعمال ہونے کی تعداد درج کی گئی ہے:

(۱)

بحرِ رمل مثمن محذوف / مقصور

فَاعِلاتُنْ فَاعِلاتُنْ فَاعِلاتُنْ فَاعِلُنْ / فَاعِلانْ
فَاعِلاتُنْ فَاعِلاتُنْ فَاعِلاتُنْ فَاعِلُنْ / فَاعِلانْ

(تیرہ بار)

(۲)

بحرِ رمل مسدس محذوف / مقصور

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ / فَاعِلَانْ
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ / فَاعِلَانْ

(چار بار)

(۳)

بحرِ مثمن مجنون محذوف / محذوف مسکّن / مقصور / مقصور مسکّن

فَاعِلَاتُن / فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُنْ فَعِلُنْ / فِعْلُنْ / فَعِلَان / فِعْلَان
فَاعِلَاتُن / فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُنْ فَعِلُنْ / فِعْلُنْ / فَعِلَان / فِعْلَان

(ایک سو انیتس بار)

(۴)

بحرِ رمل مسدس مجنون محذوف / محذوف مسکّن / مقصور / مقصور مسکّن

فَاعِلَاتُن / فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلُنْ / فِعْلُنْ / فَعِلَان / فِعْلَان
فَاعِلَاتُن / فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلُنْ / فِعْلُنْ / فَعِلَان / فِعْلَان

(تین بار)

(۵)

بحرِ رمل مثمن مشکول

فَعِلَات فَاعِلَاتُنْ فَعِلَات فَاعِلَاتُنْ
فَعِلَات فَاعِلَاتُنْ فَعِلَات فَاعِلَاتُنْ

(دو بار)

(۶)

بحرِ رجز مثمن سالم مذال

مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ / مُسْتَفْعِلَانْ
مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ / مُسْتَفْعِلَانْ

(تین بار)

(۷)

بحرِ ہزج مثمن سالم

مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ
مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ

(پانچ بار)

(۸)

بحرِ ہزج مسدس سالم

مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ
مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ

(دو بار)

(۹)

بحرِ ہزج مسدس محذوف

مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ
مُفَاعِیْلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ

(دو بار)

(۱۰)

بحرِ ہزج مثمن مقبوض / مقبوض مسبغ

مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ / مُفَاعِلَانْ
مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ / مُفَاعِلَانْ

(پانچ بار)

(۱۱)

بحرِ ہزج مقبوض (آزاد آہنگ)

مُفَاعِلُنْ کی تکرار

(ایک بار)

(۱۲)

بحر ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مخنق سالم الآخر

فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ
فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ

(دو بار)

(۱۳)

بحر ہزج مربع اشتر سالم الآخر / مسبّغ

فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ / مُفَاعِیْلَانْ
فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ / مُفَاعِیْلَانْ

(دو بار)

(۱۴)

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف / مقصور

مَفْعُوْل مُفَاعِیْل مُفَاعِیْل فَعُوْلُنْ / فَعُوْلَان
مَفْعُوْل مُفَاعِیْل مُفَاعِیْل فَعُوْلُنْ / فَعُوْلَان

(چودہ بار)

(۱۵)

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف / مقصور

مَفْعُوْل مُفَاعِلُنْ فَعُوْلُنْ / فَعُوْلَان
مَفْعُوْل مُفَاعِلُنْ فَعُوْلُنْ / فَعُوْلَان

(ایک بار)

(۱۶)

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مخنق سالم الآخر

مَفْعُوْل مُفَاعِیْلُنْ مَفْعُوْل مُفَاعِیْلُنْ
مَفْعُوْل مُفَاعِیْلُنْ مَفْعُوْل مُفَاعِیْلُنْ

(ایک بار)

(۱۷)

بحرِ ہزج اثنا معشر (بارہ رکنی) اَشْتَر مکفوف مقبوض مخنق سالم الآخر

فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ
فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ فَاعِلُنْ مُفَاعِیْلُنْ

(اڑتیس بار)

(۱۹)

بحرِ مجتث مثمن مجنون محذوف / مقصور / محذوف مسکّن / مقصور مسکّن

مُفَاعِ لُن فَعِلَاتُنْ مُفَاعِ لُنْ فَعِلُنْ / فِعْلُنْ / فَعِلَانْ / فِعْلَانْ
مُفَاعِ لُن فَعِلَاتُنْ مُفَاعِ لُنْ فَعِلُنْ / فِعْلُنْ / فَعِلَانْ / فِعْلَانْ

(تریسٹھ بار)

(۲۰)

بحرِ مضارع مثمن اَخُرب مکفوف محذوف / مقصور

مَفْعُوْلُ فَاعِ لَاتُ مُفَاعِیْلُ فَاعِ لُنْ / فَاعِ لَاتُ
مَفْعُوْلُ فَاعِ لَاتُ مُفَاعِیْلُ فَاعِ لُنْ / فَاعِ لَاتُ

(چونیتس بار)

(۲۱)

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مخنق سالم الآخر / مسبّغ

مَفْعُوْلُ فَاعِ لَاتُنْ مَفْعُوْلُ فَاعِلَاتُنْ / فَاعِلَاتَانْ
مَفْعُوْلُ فَاعِ لَاتُنْ مَفْعُوْلُ فَاعِلَاتُنْ / فَاعِلَاتَانْ

(ایک بار)

(۲۲)

بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف / مقصور / محذوف مسکّن / مقصور مسکّن

فَاعِلَاتُن / فَعِلَاتُنْ مُفَاعِ لُنْ فَعِلُنْ / فِعْلُن / فَعِلَانْ / فِعْلَانْ
فَاعِلَاتُن / فَعِلَاتُنْ مُفَاعِ لُنْ فَعِلُنْ / فِعْلُن / فَعِلَانْ / فِعْلَانْ

(نوے بار)

(۲۳)

بحرِ مقتضب مثمن مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکّن

فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ
فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ

(سات بار)

(۲۴)

بحرِ مقتضب مضاعف مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکّن

فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ
فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ فَعُوْلُ فِعْلُنْ

(تین بار)

(۲۵)

بحرِ مقتضب آزاد مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکّن

فَعُوْلُ فِعْلُنْ کی تکرار

(تین بار)

(۲۶)

بحرِ متقارب مثمن سالم

فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ
فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ

(تین بار)

(۲۷)

بحرِ متقارب مضاعف سالم

فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ
فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ

(چار بار)

(۲۸)

بحرِ متقارب (آزاد) سالم

فَعُوْلُنْ کی تکرار

(پانچ بار)

(۲۹)

بحرِ متدارک مثمن سالم

فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ
فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ

(چار بار)

(۳۰)

بحرِ متدارک مسدس سالم

فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ
فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ

(تین بار)

(۳۱)

بحرِ متدارک مضاعف سالم

فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ
فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلُنْ

(ایک بار)

۳۲۔ چودہ حرفی	:	ایک بار
۳۳۔ سولہ حرفی	:	دو بار
۳۴۔ اٹھارہ حرفی	:	ایک بار
۳۵۔ تیئیس حرفی	:	ایک بار
۳۶۔ چوبیس حرفی	:	تین بار
۳۷۔ چھبیس حرفی	:	ایک بار
۳۸۔ ستائیس حرفی	:	چار بار
۳۹۔ اٹھائیس حرفی	:	تین بار
۴۰۔ انیس حرفی	:	ایک بار
۴۱۔ تیس حرفی	:	چار بار
۴۲۔ اکتیس حرفی	:	ایک بار

۴۳۔ بتیس حرفی : دوبار

۴۴۔ آزاد وزن ہزج : ایک بار

(۴۵)

بحرِ ہزج مسدس اشتر مقبوض مقبوض / مجبوب

فَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ / فَعَلْ
فَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ مُفَاعِلُنْ / فَعَلْ

(ایک بار)

پسندیدہ اوزان:

مصطفیٰ زیدی کی سب سے پسندیدہ بحر، بحرِ رمل ہے- انھوں نے بحرِ رمل کے پانچ مختلف اوزان کو بہت خوبی سے برتا ہے اور اس بحر میں ان کے کلام کا اکتیس اشاریہ تین نو(۳۱.۳۹) فی صد حصہ ہے- اگر کسی بحر کے کثیر اوزان کے استعمال کے حوالے سے دیکھا جائے تو مصطفیٰ زیدی کی پسندیدہ بحر، بحرِ ہزج ہے جس کے بارہ اوزان استعمال کرنے کے علاوہ اسی بحر میں رباعیات بھی لکھیں- اس بحر میں ان کے کلام کا پندرہ اشاریہ سات نو(۱۵.۷۹) فی صد حصہ موجود ہے۔

بحرِ خفیف میں ان کے کلام کا اٹھارہ اشاریہ نو پانچ (۱۸.۹۵) حصہ ہے۔ اگر پسندیدہ وزن کے اعتبار سے دیکھا جائے تو بحرِ رمل کا مثمن مخبون محذوف / محذوف مسکّن / مقصور / مقصور مسکّن آہنگ ان کا مرغوب ہے اور یہ وزن ان کے کلام کا ستائیس اشاریہ ایک تین(۲۷.۱۳) حصے پر مشتمل ہے- سب سے کم استعمال ہونے والی بحر، بحر رجز ہے جو کلام کے صرف زیرو اشاریہ چھ تین(۰.۶۳) حصے پر مشتمل ہے- اس کے علاوہ چند اوزان ایسے بھی ہیں جو مصطفیٰ زیدی نے استعمال تو کیے ہیں لیکن مناسبتِ طبع نہ ہونے کے باعث صرف ایک ہی بار استعمال کیے ہیں- ان اوزان میں مندرجہ ذیل آہنگ شامل ہیں:

بحرِ ہزج مقبوض کا آزاد آہنگ (مُفاعِلُن کی تکرار سے تکمیل پاتا ہے)، بحرِ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف / مقصور، بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنق سالم الآخر، بحرِ ہزج اثنا معشر(بارہ رکنی) اشتر مکفوف مقبوض مخنق سالم الآخر، بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنق سالم الآخر / مسبّغ کے علاوہ بحرِ ہندی کے دیگر اوزان شامل ہیں۔

مصطفیٰ زیدی نے ارکان کے اعتبار سے مربع، مسدس، مثمن، شانزدہ (مضاعف) اور اثنا معشر سبھی اوزان استعمال کیے ہیں۔ مربع اور اثنا معشر ارکان کی حامل بحور عمومی طور پر قدما اور کلاسیکی شعرا نے استعمال نہیں کیں۔

رباعی ایک ایسی صنفِ سخن ہے جو ہمیشہ سے شعرا کے فنی محاسن اور عروضی دسترس کو جانچنے کا معیار رہی ہے۔ اس کے اوزان مخصوص ہیں اور چاروں مصرعوں میں الگ وزن لایا جا سکتا ہے۔ رباعی کا یہ اختصاص جہاں اس کی خوبی ہے وہاں مشکلات میں اضافے کا باعث بھی ہے۔ رباعی لکھنا ہر خاص و عام کے لیے ممکن نہیں۔ مختلف الاوزان مصرعوں کا یکجا ہونا ہمارے مقامی غنائی تاثر میں معمولی رکاوٹ کا باعث بنتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے پختہ کار شعرا بھی رباعی سے دور رہے۔ مولانا ظفر علی خان ایک پکے عروضی شاعر ہونے کے باوجود رباعی کی طرف مائل نہ ہو سکے۔ ہارون اشفاق، ظفر علی خان کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"حیرت انگیز طور پر ظفر علی خان نے رباعی نہیں لکھی۔"(۷)

رباعی بحرِ ہزج میں ہوتی ہے اور رباعی کے تمام اوزان بحرِ ہزج کے بنیادی رکن مُفاعِیْلُن پر زحافات لگا کر حاصل کیے جاتے ہیں۔ رباعی کے اوزان کی تعداد کے حوالے سے ماہرینِ عروض مختلف آرا رکھتے ہیں۔ روایتی عروض کی رو سے رباعی کے چوبیس (۲۴) اوزان تصور کیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ان میں سے ۱۲ شجرہ اخرب اور ۱۲ شجرہ اخرم سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اصلاً یہ تمام اوزان شجرہ اخرب سے متعلق ہیں اور اخرم نظر آنے والا رکن مفْعُولُن دراصل عملِ تخنیق سے صورت بدلتا ہے۔

عارف حسن خان رباعی کے پہلے رکن کی بابت بیان کرتے ہیں:

"رباعی کا رکنِ اول (صدر و ابتدا) ہمیشہ اخرب ہی ہوتا ہے۔"(۸)

عارف حسن خان رباعی کے اوزان کی تعداد چھتیس (۳۶) بتاتے ہیں اور اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"اوزانِ رباعی مجموعی طور پر چھتیس (۳۶) ہیں۔"(۹)

عظیم الرحمٰن نے زار علّامی کے بیان کردہ چوّن (۵۴) اوزان کی فہرست اپنی کتاب "اوزانِ رباعی کا عروضی مطالعہ" میں دی ہے۔(۱۰)

عارف حسن خان، زار علّامی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"زار علامی نے رکنِ اوّل مفعول (اخرب) کی جگہ فاعل (اشتر) رکھ کر اوزان میں اضافہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اسے تسلیم کرنا درست نہیں۔"

مصطفیٰ زیدی نے اپنی اولین دور کی شاعری میں رباعیات پر خاص توجہ دی۔ انھوں نے کل ملا کر چھتیس (۳۶) رباعیات لکھیں جن میں انیس(۱۹) مختلف اوزانِ رباعی استعمال کیے۔ ان کی رباعیات مضامین اور بلندیِ فکر کے اعتبار سے خاص مقام نہیں رکھتیں، یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی تمام رباعیات کو اپنے دوسرے مجموعہء کلام "روشنی" کی اشاعتِ دوم میں قلمزد کر دیا اور کچھ رباعیات ان کے پہلے مجموعے "زنجیریں" میں شامل تھیں تو انھوں نے اپنی زندگی میں "زنجیریں" کی پہلی اشاعت کے بعد اہم نہیں گردانا لیکن اب ان کی کلیات میں "زنجیریں" شامل کر دیا گیا ہے لیکن "روشنی" اشاعتِ اوّل کہیں بھی دستیاب نہیں؟ یہ رباعیات صرف ڈاکٹر راحیلہ کوثر کے مقالے میں موجود ہیں اس لیے کافی نایاب ہیں تاہم معنوی پختگی کے لحاظ سے ان کی اہمیت نہیں ہے۔

مصطفیٰ زیدی نے بحرِ ہندی کے تیرہ (۱۳) مختلف اوزان کو نہایت عمدگی سے برتا اور ان کی وہ غزلیات و منظومات جو بحرِ ہندی میں ہیں وہ ہندی اور سنسکرت لفظیات و آہنگ کے باعث گیت کے قریب معلوم ہوتی ہیں اس لیے ان میں غنائیت و موسیقیت کافی زیادہ ہے۔ مثلاً ایک غزل کا شعر ملاحظہ ہو:

روح کے اس ویرانے میں تیری یاد ہی سب کچھ تھی
آج تو وہ بھی یوں گزری جیسے غریبوں کا تیوہار [۱۲]

اسی طرح ان کی ایک نظم "ڈوور" (جو مثلث کی ہیت میں ہے) میں گیت جیسا مترنم آہنگ موجود ہے۔ اس نظم کا ایک بند درج ذیل ہے:

نگر نگر کے خواب میں گم ہیں ڈوور کے ملاح
میں ان خوابوں کے مبہم سناٹے سے آگاہ
اونچی لہریں، بڑھتا دریا، نیچی شہر پناہ [۱۳]

انھوں نے بحرِ ہندی میں خالص مقامی اور سنسکرت کے الفاظ سے مترنم صوتی آہنگ اجاگر کیا ہے مثلاً نظم "بدیسی" کا یہ شعر مسحور کن موسیقیت کا حامل ہے۔

سات سمندر پار سے آئی گوری پیا کے دیس
روپ بدیسی لیکن جیون پورب کا سندیس [۱۴]

ان عروضی خوبیوں اور نیرنگیوں کے ساتھ ساتھ مصطفیٰ زیدی سے چند عروضی تسامحات بھی سرزد ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں غلطی ہ، ح اور ع کا وصل سے اسقاط ہے جو عروض کی رو سے جائز نہیں۔ روزینہ کلثوم اس حوالے سے لکھتی ہیں:

"کئی مقامات پر یہ غلطی دہرائی گئی ہے اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ مصطفی زیدی عروضی اعتبار سے اس کو درست سمجھتے تھے"۔(۱۵)

یہ بات درست ہے کہ مصطفیٰ زیدی اس کو عروضی تسامح تصور نہیں کرتے تھے ورنہ ایک پختہ کار عروضی شاعر سے اس قسم کی غلطی کی گنجائش متوقع نہیں۔ع کے اسقاط کی عروضی غلطی کے لیے مندرجہ ذیل مصرعے دیکھے جاسکتے ہیں:

اخلاق سے لطیف ترعصیاں کی دھوم ہے(۱۶)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

نوائے حسرتِ غیر عاشقانہ بھی سنتے(۱۷)

اس کے علاوہ کچھ مقامات پر مصرعوں کا وزن درست نہیں مثلاً "شہر آذر" کی نظم 'پرستیدم شکستم..."بحر ہزج اشتر / مذال میں ہے جس کے ارکان

فاعِلُن مُفاعیلُن / مُفاعیلان

ہیں لیکن اس نظم کے دو مصرعوں کا وزن درست نہیں

اپنا حال دیکھ کر(۱۸)

اور

حوصلے کے آدمی(۱۹)

انسان ہونے کے ناطے ان سے اس طرح کے اور بھی کچھ عروضی تسامحات سرزد ہوئے تاہم اس سے قطعِ نظر مصطفیٰ زیدی علمِ عروض پر دسترس رکھنے والے شاعروں میں سے ایک تھے۔انھوں نے اپنی چالیس سالہ مختصر زندگی میں بہت ساشعری سرمایہ اردو ادب کی نذر کیا۔جو بلاشبہ قابلِ فخر ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ مصطفیٰ زیدی، "شامِ غزل" مشمولہ کلیاتِ مصطفیٰ زیدی (لاہور، علم و عرفان پبلشرز، ۲۰۲۳ء)، ص۶۲۱۔

۲۔ فرمان فتح پوری، "مصطفیٰ زیدی...ایک جیالا شاعر" مشمولہ سخن ور (کراچی، جلد نمبر ۶، مصطفیٰ زیدی نمبر)ص ۱۵۔

۳۔ راحیلہ کوثر، "مصطفیٰ زیدی ۔ شخصیت اور فن" مقالہ برائے پی ایچ-ڈی (۲۰۰۵ء)، (لاہور، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی) ص۵۵۹ ۔

۴۔ مصطفیٰ زیدی، "کلیاتِ مصطفیٰ زیدی" (لاہور، علم و عرفان پبلشرز، ۲۰۲۳) ص۵۵۹ ۔

۵۔ سجاد باقر رضوی، "قطرے سے گہر ہونے تک" مشمولہ المرحوم مرتبہ اشرف قدسی (لاہور، مکتبہ میری لائبریری) ص۲۶۴ ۔

۶۔ راحیلہ کوثر "مصطفیٰ زیدی ۔ شخصیت اور فن" مقالہ برائے پی ایچ-ڈی (۲۰۰۵ء) (لاہور، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی) ص۲۸۱ ۔

۷۔ حافظ ہارون اشفاق، "کلیاتِ مولانا ظفر علی خان کا عروضی مطالعہ"، (لاہور، ادارہ زبان و ادبیاتِ اردو، جامعۂ پنجاب) ص۳۵۷ ۔

۸۔ عارف حسن خان، "معراج العروض"، (دہلی، کتب خانہ انجمن ترقیِ اردو ۲۰۱۳ء) ص۱۹۴ ۔

۹۔ ایضاً ۔

۱۰۔ عظیم الرحمٰن، "رباعی ایک عروضی مطالعہ" (مظفر پور، غریب خانہ، ۲۰۱۳ء) ص۱۹۴ ۔

۱۱۔ عارف حسن خان، "معراج العروض" (دہلی، کتب خانہ، انجمن ترقیِ اردو، ۲۰۱۳ء) ص۱۹۴ ۔

۱۲۔ مصطفیٰ زیدی، "کلیاتِ مصطفیٰ زیدی" (لاہور، علم و عرفان پبلشرز، ۲۰۲۳ء) ص۲۸۱ ۔

۱۳۔ ایضاً: ص۲۵۱ ۔

۱۴۔ ایضاً: ص۳۴۱۔

۱۵۔ روزینہ کلثوم، "کلیاتِ مصطفیٰ زیدی کا عروضی مطالعہ" مقالہ برائے ایم فل (۲۴-۲۰۲۲ء) منہاج یونیورسٹی (لاہور) ص۳۷۶ ۔

۱۶۔ مصطفیٰ زیدی، "کلیاتِ مصطفیٰ زیدی (لاہور، علم و عرفان پبلشرز، ۲۰۲۳ء) ص۲۰ ۔

۱۷۔ ایضاً: ص۶۳۱ ۔